السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختلف کمپنیوں کے موبائل کارڈ مارکیٹ میں مختلف قیمتوں پر دستیاب ہوتے ہیں بعض کمپنیاں ٹیکس وصول کرتی ہیں، پھر دکاندار اصل قیمت سے زیادہ پر آگے فروخت کرتے ہیں کمپنی کا ٹیکس وصول کرنا اور دکاندار کا اصل قیمت سے زائد فروخت کرنا کہاں تک درست ہے کیا اس میں سود کا اندیشہ تو نہیں ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موبائل یا دوسرے کالنگ کارڈ کا معاملہ یوں ہے کہ وہ حکومت سے یونٹ خریدتے ہیں، پھر انہیں صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کمپنی سے فروخت کرنے پر تقریباً 9% ٹیکس وصول کرتی ہے اسے سیل ٹیکس کہا جاتا ہے۔ جو ہر فروخت ہونے والی چیز پر لگایا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام شرعاً درست نہیں ہے۔ بہرحال کمپنی یا صارفین مجبور ہیں جو اس ٹیکس کو ادا کرتے ہیں۔ کمپنی اس ٹیکس کو صارفین کے کھاتے میں ڈال دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ 100 کے کارڈ میں 90.90 روپے ہوتے ہیں چونکہ یہ نقدی کی خرید وفروخت نہیں ہے کہ اس میں کمی بیشی ناجائز ہو بلکہ یونٹ فروخت اور خریدے جاتے ہیں، لہٰذا اس میں کمی بیشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر نفع کے لئے شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے اسے فروخت کنندہ اور خریدار کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ باہمی رضامندی سے معاملہ طے کریں۔ بہرحال صورت مسئولہ میں سود وغیرہ کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:265